جلد ۲۷ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۳ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۰

دُنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

اخبارات میں شائع ہؤا ہے۔ کہ گاندھی جی جب آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے کلکتہ گئے۔ تو راستہ میں ایک نمائندہ اخبار کو انہوں نے اشاعت کے لئے جو پیغام دیا اس میں کہا:-

"میں امن کے لئے لڑ رہا ہوں۔ امن کے لئے ہی میں مروں گا۔ میں کانگرس میں بھی امن چاہتا ہوں۔ ریاستوں میں بھی امن چاہتا ہوں۔ دُنیا بھر میں امن چاہتا ہوں۔ اور انسانوں میں نیک ارادے دیکھنے کی میری خواہش ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اگر میں نے ضرورت محسوس کی تو میں مرن برت رکھوں گا تاکہ مغربی قوموں کو بچا سکوں۔ جو خودکشی کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ اور جس کی مثال انسانی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی"۔

(نیشنل کانگرس۔ یکم مئی)

اس میں شبہ نہیں۔ کہ گاندھی جی ایک عرصہ سے یہ دعوے کر رہے ہیں۔ کہ ان کی تمام جدوجہد قیام امن کے لئے ہے۔ اور وہ اپنی زندگی کا واحد مقصد امن قائم کرنا سمجھتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس مقصد کے حصول کے لئے جو طریق وہ پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ کامیابی کا موجب بن بھی سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اور خود گاندھی جی کو اس کے ذریعہ کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اگر گاندھی جی ہندوستان میں ہی امن قائم کر سکتے۔ اور ہندو مسلمانوں کو آئے دن کے لڑائی جھگڑوں سے باز رکھ سکتے۔ تو پھر ان کے "عدم تشدد" اور "مرن برت" کے فلسفہ کی قدر و قیمت بہت بڑھ جاتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان تو الگ رہا۔ گاندھی جی کو اپنی محبوب ترین کانگرس پارٹی میں بھی امن قائم کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ حال ہی میں کلکتہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو اجلاس ہؤا۔ اس میں لڑائی جھگڑے کو جس حد تک طول دیا گیا ہے وہ اخبار بین اصحاب کو معلوم ہو چکا ہے گالی گلوچ۔ اور مار پیٹ تک نوبت پہنچا دی گئی۔ اور نئے صدر کو والنٹیرز کی حفاظت میں اپنی قیام گاہ تک پہنچنا نصیب ہؤا۔ ان حالات کا ملک کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی میں رونما ہونا نہایت ہی افسوسناک اور رنجیدہ ہے۔ مگر اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ پارٹی جو گاندھی جی کے اشاروں پر چلنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی ہے۔ اور جو ان کے احکام کی تعمیل میں اپنی کامیابی مضمر خیال کرتی ہے۔ اور جسے سب سے زیادہ گاندھی جی سے تربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس میں امن قائم کرنے میں بھی گاندھی جی کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور جب اپنے گھر میں ایک چھوٹے سے حلقہ میں اور ایک کمزور سی پارٹی میں بھی جسے جنگ و جدال کے وہ سامان میسّر نہیں جو حکمران قوموں کو حاصل ہیں۔ گاندھی جی اپنے طریق عمل کو کامیاب ثابت نہیں کر سکے تو کس طرح ممکن ہے کہ ساری دُنیا میں امن قائم کرنے کا جو خواب وہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ کبھی شرمندہ تعبیر ہو سکے اور "مرن برت" کے ذریعہ مغربی قوموں کو جنگ سے باز رکھنے کا دعوےٰ اور بھی زیادہ عجیب و غریب ہے۔ ہمارے نزدیک تو اس میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہے۔ جب گاندھی جی کا "مرن برت" راجکوٹ ایسی چھوٹی سی ریاست سے اپنا مطالبہ منوانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ تو مغربی اقوام پر ان کے "مرن برت" کا کیا اثر ہو سکتا ہے لیکن اگر اس میں کچھ حقیقت ہے تو انہیں ابھی سے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور دنیا کی جنگی تیاریوں کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

"امن کے لئے بہترین طریقہ"

اسی گفتگو میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ:-

"اگر میں تین ملکوں برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کو اپنے عدم تشدد کے فلسفہ کا قائل کر لوں۔ تو پھر جنگ نہیں ہوگی میں یہ نہیں مانتا۔ کہ اگر دوسرے ممالک اسلحہ ختم کر دیں۔ تو اٹلی اور جرمنی دوسرے ممالک پر چڑھ دوڑیں گے"۔

اگر دُنیا کو جنگ کے مصائب سے بچانے کا یہی طریقہ ہے۔ تو گاندھی جی کو اس پر عمل کرنے میں ذرا توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ نہ ان کے عدم تشدد کے فلسفہ کا کوئی قائل ہو سکتا ہے اور نہ مقابلہ کی طاقت رکھنے کے بغیر کوئی حکومت زندہ رہ سکتی ہے۔ اسلام نے جہاں قیام امن پر بہت زور دیا۔ اور اس کے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ وہاں اپنے اندر دشمن سے مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا کرنے اور سامان مہیا کرنے کی بھی تاکید کی ہے اور یہی اصل طریق ہے جس سے امن قائم رہ سکتا ہے۔ اس وقت تک جرمنی اور اٹلی نے کیوں روس۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ میں سے کسی پر چڑھائی نہیں کی۔ اسی لئے کہ ان میں مقابلہ کرنے کی طاقت ہے لیکن اور کئی چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر اس لئے قبضہ کر لیا گیا ہے کہ ان میں مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی

مدینۃ المسیح

قادیان یکم مئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق، آج نو بجے شب کی ڈاکٹری منظر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت یوں تو بفضل خدا اچھی ہے۔ البتہ کسی وقت پیچش کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے۔ اور صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے پرنسپل جامعہ احمدیہ مقرر ہوئے۔

آج گیارہ بجے قبل دوپہر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے دفتر تحریک جدید کا جو حال ہی میں تعمیر ہوا ہے معائنہ فرمایا اور دعا کی۔ دفتر تحریک جدید محکمہ تجارت و تربیت اب نئے دفتر میں جو قصر خلافت کے قریب ہے منتقل ہو گیا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا جو امتحان لیا جا رہا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ آج بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت نے سابقہ آخری جماعت کے طلباء کو الوداعی دعوت دی جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ ایڈریس۔ جواب ایڈریس اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی ایک مختصر سی تقریر کے بعد حضور نے طلباء کو جسمانی صحت اور ورزش کے متعلق ضروری ہدایات فرمائیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ قادیان کے محلہ دار الصحت میں رہنے والوں کی تعلیم کا خصوصیت سے انتظام کیا جائے۔ آج بعد نماز مغرب اس محلہ میں مولوی ابوالعطاء صاحب نے ایک کلاس کا افتتاح کیا۔ جس میں ۲۵ ناخواندہ اصحاب شریک ہوئے۔

آج بعد نماز مغرب مسجد بیت چھلا میں محلہ کے ۲۶ ناخواندہ اصحاب کی تعلیم کا افتتاح حضرت مولوی شیر علی صاحب نے کیا اور دعا فرمائی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری اعلان

تمام ان طلباء کے لئے جو جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ (مولوی فاضل کلاس) میں داخل ہونا چاہیں ذیل کی شرائط کی پابندی ضروری ہوگی۔ بغیر ان شرائط پر عمل کرنے کے کسی طالب علم کو داخل نہ کیا جائے گا۔

(۱) داخلہ نظارت تعلیم و تربیت کے نتیجہ شائع کرنے کے بعد معاً اگلے دن شروع کر دیا جائے گا۔ جو تین دن تک جاری رہے گا۔ ان ایام کے بعد داخل ہونے والوں سے دو آنے یومیہ لیٹ فیس لی جائے گی۔ اور ایک ہفتہ کے بعد داخلہ بند کر دیا جائیگا۔

(۲) داخلہ کے لئے ضروری ہوگا کہ مجوزہ فارم جو دفتر جامعہ احمدیہ سے مل سکتا ہے پُر کر کے دفتر جامعہ احمدیہ میں دیا جائے۔ اس کے ساتھ داخلہ کی رقم اور ایک روپیہ ماہوار فیس کی ادائیگی لازمی ہوگی۔

(۳) داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ فارم اور فیس کے ہمراہ مندرجہ ذیل کتب بھی ہر طالب علم دفتر میں داخل کرے۔ جو کہ پڑھائی شروع ہونے پر واپس کر دی جائینگی۔

(ا) پرچہ اول۔ بیضاوی پارہ اول۔ نخبۃ الفکر۔ موطا امام مالک۔ ہدایہ (ب) پرچہ دوم حماسہ (ج) پرچہ سوم مقامات حریری۔ مطول (د) پرچہ چہارم۔ ہدایۃ الحکمۃ۔ سلم العلوم۔ (ہ) پرچہ پنجم۔ بخاری کے پہلے دس پارے

انگریزی پرچہ حسب ذیل کتب پر مشتمل ہوگا۔

(1) Madren English Grammer & Composition (2) Parrinsons of English Verses (3) Thrice Told Tales (4) Golden Book

داخلہ کے لئے کورا در ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ سے وصول کردہ سرٹیفکیٹ دکھایا جانا ضروری ہے۔

۴۔ مذکورہ بالا شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔ ان میں سے کوئی ایک شرط کامل طور پر پوری نہ ہوئی تو ایسے طالب علم کی درخواست نہ لی جائیگی۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

"الحکم" کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر

۲۸ مئی ۱۹۳۹ء کو "الحکم" کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر شائع ہوگا جس میں تمام مضامین حضور کی سیرت طیبہ کے متعلق ہوں گے۔ محبان احمد سے درخواست ہے کہ اس نمبر کی بکثرت اشاعت فرمائیں۔ اخبار کا حجم ۴۰ صفحات ہوگا۔ اور قیمت فی کاپی چار آنے سو کاپی کے خریدار سے ۱۲ آرڈر دینے والے احباب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اخبار کا یہ نمبر ہر لحاظ سے مقبول اور دیدہ زیب ہوگا۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام مینیجر اخبار الحکم قادیان۔ آنی چاہئیں۔

معاونین "الفضل" کا شکریہ

ماہ اپریل میں روزانہ الفضل کے انتیس نئے خریدار بنے۔ جن میں سے بائیس اصحاب نے از خود خریداری منظور کی۔ اور سات خریدار حسب ذیل اصحاب نے مہیا فرمائے۔

(۱) حکیم سید پیر حاجی احمد صاحب ہوشیار پور	دو خریدار
(۲) صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی	ایک "
(۳) چودھری نور الدین صاحب ذیلدار منٹگمری	" "
(۴) چودھری غلام حسین صاحب سفید پوش قادیان	" "
(۵) منشی عبد الحفیظ صاحب کاتب الفضل قادیان	" "
(۶) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد	" "

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل اصحاب نے خطبہ نمبر کے خریدار مرحمت فرمائے

حیات محمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او برار	تین خریدار
بدر الدین احمد صاحب کلکتہ	ایک خریدار

ہم ان تمام اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے اس دینی خدمت کے صلہ میں انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ دوسرے اصحاب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

لجنہ اماء اللہ نیروبی کی تبلیغی و تربیتی جدوجہد

ماہ مارچ ۱۹۳۹ء میں لجنہ اماء اللہ نیروبی کا اجلاس ہر پندرہ دن کے بعد مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مسز بٹ صاحبہ منعقد ہوتا رہا۔ سب احمدی بہنیں وقت مقررہ پر حاضر ہو کر کارروائی اجلاس میں دلچسپی لیتی رہیں اور کئی بہنیں مذہبی اور تربیتی مضامین سناتی رہیں۔ علاوہ ازیں کشتی نوح اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کے خطبات سنانے کا انتظام کیا گیا۔ چھوٹی بچیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا۔ ہر بدھ کو مسجد احمدیہ میں سب خواتین حاضر ہو کر درس القرآن جو کہ سید محمود اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں شوق سے سنتی ہیں۔ بہنوں کو نماز اور تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے ہر اجلاس کے بعد اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الحی صاحب اشاعت اسلام کے لئے خواتین سے چندہ وصول کرتی ہیں۔

جماعت کی دیگر لجنات اور مخلص بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ نیروبی کی لجنہ کے استحکام اور ترقی کے لئے دعا کریں۔

عاجزہ احمدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

الکتابُ والحِکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۵۵) ہر دُعا مقبول ہے

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ) میں دُعا مانگنے والے کی دُعا کو قبول کرتا ہوں جب بھی وُہ مجھ سے دُعا کرے۔ اس آیت پر اکثر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ بھلا سب دُعائیں کس طرح قبول ہوسکتی ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کی صاف تصریح کردی ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ کہ ہر دُعا کو اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ اور وُہ اسی صُورت میں قبول ہو جاتی ہے۔ جس طرح مانگی جائے۔ لیکن مصلحتِ الٰہی اسی طرح قبُول کرنے کی نہ ہو تو پھر:۔

۱۔ اتنی ہی مصیبت اور تکلیف جو اس شخص کے مقدر میں ہے۔ وُہ دُور کردی جاتی ہے۔ یا اتنے ہی گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں:۔

۲۔ یا پھر اتنی ہی کوئی اور فائدہ مند چیز اس دُعا کے قائم مقام اسے عطا کی جاتی ہے:۔

۳۔ یا آخرت میں اس شخص کو اس دُعا کا معاوضہ ملتا ہے۔ اور اس کے اعمال کی کمی پوری کردی جاتی ہے۔ یا جنت کی بعض نعمتیں اس دُعا کے بدلے اسے دی جاتی ہیں۔ جو یوں نہ ملتیں:۔

مثال کے طور پر ایک شخص کا لڑکا بیمار ہوگیا۔ اس نے بہت دُعا کی لیکن وُہ جانبر نہ ہوسکا۔ اب یا تو اس کے بدلے ایک اور بیٹا مل جائے گا۔ یا خود اس کی اپنی موت جو آپہونچی تھی۔ وُہ ٹل جائے گی۔ یا اس کی میزان میں چند اعمال کی کمی تھی اور وُہ دوزخ کا عذاب چکھنے والا تھا۔ اس دُعا کے بدلہ میں کمی پوری ہو کر وُہ جہنم سے مخلصی پا جائے گا۔ یا جنت میں اس کی قسمت میں کوئی لڑکا نہ تھا۔ وہاں وُہی لڑکا اس کو مل جائے گا۔ اگر وُہ لڑکا زندہ رہتا۔ اور بڑا ہو کر جنتی بھی ہوتا۔ تو جنت میں اپنے طور پر رہتا نہ کہ اس کا بیٹا اور اس کے گھر کی رونق ہو کر:۔

پس دُعائیں کرنے میں سست نہ ہو۔ وُہ کبھی ضائع نہ ہونگی۔ اور اگر ایک طرح قبول نہ ہوں گی۔ تو دوسری طرح جو اس سے بھی بہتر ہے قبول ہو جائیں گی۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی قبولیت کا وعدہ کرے اور پھر قبول نہ کرے۔ مگر یاد رہے۔ کہ اس قبولیت کے لئے دو شرطیں ہیں۔ پہلی فلیستجیبوا لی یعنی میرے بندے میرا حکم مانیں اور دوسری ولیؤمنوا بی۔ یعنی مجھ پر ایمان لائیں اور مجھے دُعا قبول کرنے پر قادر سمجھیں:۔

(۴۵۶) مقبرہ بہشتی کو تنگ نہ سمجھو اور نہ تنگ کرو

وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السماوات والارض اعدت للمتقین (آل عمران) یعنی بڑھو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اور وُہ متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے:۔

بارہا میرے سامنے لوگوں نے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا ہے۔ کہ کیا مقبرہ بہشتی اور بڑھایا جائے گا۔ اور کیا یہ وعدہ بہشتی ہونے کا صرف اس زمین کے متعلق نہیں ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں مقبرہ کے لئے دی تھی۔ کیا یہ ہمیشہ اسی طرح بڑھتا رہے گا کیا جب انجمن کارپردازان مقبرہ بہشتی کی آمدنی کافی ہو جائے۔ تو اسے بند نہیں کردینا چاہیئے:۔

غرض اس قسم کے خِسّت اور کنجوسی اور خدا تعالےٰ کی مغفرت اور جنت کو محدُود کرنے والے خیالات کئی دفعہ سننے میں آئے ہیں۔ گویا لوگ یہ تو پسند کرتے ہیں کہ جہنم ھل من مزید کہتی رہے۔ لیکن جنت میں صرف سَو دو سَو آدمیوں سے زیادہ گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ غضب ہو جائے گا۔ یا شاید جنت میں ان کا اپنا مکان یا باغیچہ چھن جائے گا جس کی انہیں ابھی سے فکر پڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو قرآن میں یہ فرماتا ہے کہ دوزخ آخرکار خالی ہو جائے گا۔ اور سب بہشت میں چلے جائیں گے۔ اور میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔ اور ایک بھی انسان باقی نہیں رہے گا کہ جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ اور جو سب سے آخر میں جائے گا۔ اس کے پاس بھی اتنا علاقہ ہوگا۔ کہ حدِ نگاہ کیا۔ بلکہ دُنیا و مافیہا سے بھی کہیں زیادہ مگر یہ لوگ چند قبروں کی جگہ بھی اپنے بھائیوں کو دینا پسند نہیں کرتے۔ اگر یہ بہشتی مقبرہ انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جنہوں نے آخری جنت میں بھی جانا ہے۔ اور وُہ جنت ایسی وسیع ہے۔ کہ جہاں کے لئے اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ میرا ہر مومن بندہ اس میں آجائے۔ اور اسی لئے اس نے تمام سلسلہ انبیاء کا قائم کیا۔ اور ساتھ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ احمدیہ ترقی کرے گا۔ حتّٰی کہ دُنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ اور یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر مومن ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ تو پھر ایسے خیالات کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور ان سوالات کا کیا مطلب ہے۔ سوائے اس کے کہ روافض کی طرح یہ اعتقاد ہو۔ کہ صرف چالیس مومن دُنیا میں ہوسکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں اور سوائے اہلِ بیت کے تمام صحابہ اور امتِ محمدیہ نعوذ باللہ جہنمی ہے۔ مقبرہ بہشتی میں داخل ہونا اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونا درحقیقت ایک ہی معنی رکھتا ہے اور یہ کہنا کہ بس اب مقبرہ کا سلسلہ بند کرنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش رکھنا کہ جماعت احمدیہ بڑھتی جائے۔ اور ترقی کرے۔ دو بالکل متضاد خیالات ہیں:۔

پس آیت مندرجہ بالا کو پڑھو اور خدا کی مغفرت اور جنت کی حد بست نہ کرو اور جنت کے بانٹنے میں کنجوسی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم خود نقصان اٹھاؤ۔ کیونکہ جو اپنے بھائی کے لئے جنت کا دروازہ کھولنے میں انقباض پاتا ہے۔ ڈر ہے۔ کہ وہ خود انقباض سے حصہ نہ لے لے:۔

(۴۵۷) جنتی ہونے کا اصل

واما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ۔ یعنی جس کا نیکیوں کا پلڑہ جھک جائے گا۔ اور اس کی نیکیاں اس کی بُرائیوں سے زیادہ ہونگی وُہ جنت میں داخل ہو کر آرام کی زندگی حاصل کرے گا۔ کم از کم دو دفعہ میں نے دو جنتیوں کی بابت یہ اعتراض بعض لوگوں کو کرتے سُنا۔ کہ ان میں تو یہ یہ عیب اور نقص تھے۔ وُہ کس طرح بہشتی مقبرہ دفن ہوگئے۔ پھر بعض لوگوں کو دیکھا۔ کہ ان الزامات کی تردید کرتے تھے۔ کہ نہیں وُہ ایسے نہیں ہوسکتے تھے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ جو شخص مقبرہ میں دفن ہوگیا وُہ بقول خداوندی یقینی جنتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے علم کی بنا پر کہتا ہے۔ کہ اس مدفون میں یہ عیب تھا۔ تو میں تو یہ جواب دیتا ہوں کہ ہاں تھا۔ کیا وُہ نبی تھا؟ یعنی معصوم تھا اگر نہیں تو کیا معصوم کے سوا کوئی جنتی نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے۔ تو اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے کیا قانون بیان فرمایا ہے۔ وُہ یہی اصول ہے کہ اگر اس کی نیکیاں اس کی بُرائیوں سے زیادہ ہیں۔ تو وُہ جنتی ہے۔ پس چونکہ فلاں شخص بسبب مقبرہ میں مدفون ہونے کے یقینی جنتی ہے۔ اس لئے ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ اس میں فلاں فلاں عیب تھا۔ وُہ کیونکر جنتی ہوگیا؟ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ باوجود ان سب عیبوں کے اس کا ایمان اور اس کی نیکیاں اس کی بُرائیوں سے زیادہ وزنی تھیں۔ اس لئے وُہ جنتی ہوگیا:۔

علامہ مشرقی اور مسئلہ وفات مسیحؑ

خاکسار تحریک کے بانی علامہ عنایت اللہ صاحب مشرقی نے اپنی کتاب تذکرہ میں واقعہ صلیب کے ایک عینی شاہد کے لوح مکتوب پر دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ جو آجکل المانیہ (جرمنی) میں ایک پارٹی کے قبضہ میں ہے۔ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے اس کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ علامہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق حال ہی میں ایک عجیب و غریب شہادت دستیاب ہوئی ہے۔ جو اس اولوالعزم نبی کی حیثیت کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ یہ شہادت ایک لوح مکتوب میں درج ہے۔ جو حضرت کے ایک ہمعصر اور واقعہ صلیب کے عینی شاہد نے اپنے سلسلے کے احباب کو مصر میں لکھا۔ اور جو سکندریہ کے ایک پرانے مکان ملک حبش (ابی سینیا) کی ایک تجارتی شرکت کے رکن کو دوران سیاحت میں ملا۔ محکمہ آثار قدیمہ مصر نے اس امر کی تصدیق کی ہے۔ کہ یہ پرانا مکان زمانہ قدیم میں داسیری فرقے کا مسکن تھا۔ جو حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں علمائے فطرت کا ایک مقتدر باخدا اور باعمل گروہ تھا اس مکان کے اندر اس فرقہ کا الواحی کتب خانہ بھی تھا۔ اور یہ پتھر بھی اسی کتب خانہ کا بقیہ ہے۔ اور بظاہر غیر مشکوک اور اصلی ہے۔ آج یہ لوح فری میسن جماعت کی وساطت سے المانیہ (جرمنی) کی ایک علمی انجمن کے قبضہ میں ہے۔ اور چونکہ اس کے اندر حضرت عیسےٰ کے صلیب پر جان دینے اور تمام عالم کے گناہوں کے کفارہ ہونے کے عیسائی عقائد کی تغلیط ہوتی ہے۔ اس لئے عیسائی پادریوں کی دستبرد سے فی الجملہ محفوظ ہے۔

مکتوب میں راقم نے اس امر کا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وہ حضرت عیسےٰ کے مصلوب ہونے کے وقت عینی شاہد تھا۔ حضرت کو یہود کے سامنے پیلاطوس حاکم گلیل کے فرمان کے مطابق صلیب دی گئی۔ لیکن چونکہ یوم سبت کی رات ہونے کی وجہ سے ان کو شام چند گھنٹوں کے بعد صلیب سے اتار لیا گیا۔ اور ان کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں۔ اس لئے وہ مرے نہیں۔ اگرچہ یہود کو اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں۔ اور پہرہ دار نے بھی اس امر کی تصدیق کر دی تھی۔ جلاد سپاہیوں کا حضرت عیسےٰ کے بدن میں برچھی کا چبھونا اور اس سے خون اور پانی کا نکلنا بھی (جس کا ذکر انجیل میں آیا ہے) اس امر کی تصدیق ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ دراصل مرے نہیں تھے۔ لیکن یہود کو گمان ہو گیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس واقعہ کی حیرت انگیز طور پر تصدیق ہوتی ہے۔ اور تیرہ سو برس بعد اس کا ایک ہمعصر شہادت سے مصدق ہونا ہر صاحب نظر کے لئے قرآن کے انسانی کلام نہ ہونے کی ایک مبرہن دلیل ہے۔

اس کے بعد علامہ موصوف لکھتے ہیں

"راقم مکتوب اس امر پر زور دیتا ہے کہ نقادالمین حکیم نے جو اسیری فرقے کا ایک اعلےٰ رکن تھا۔ حضرت عیسےٰ کو مناسب علاج سے یوسف کے باغ والی قبر میں اچھا کیا۔ اور تیسرے دن اسی جسم اور بدن سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ باوجود انتہائی نقاہت کے اپنے حواریوں سے ملے وغیرہ وغیرہ۔ جو فرشتے سفید لباس میں اس اثنا میں (از روئے انجیل) قبر کی حفاظت کرتے رہے۔ وہ بھی اسیری فرقہ کے خفیہ فرزندے تھے جو ان کی تیمار داری پر متعین کئے گئے تھے۔ راقم کہتا ہے کہ یہ خط اس لئے لکھا گیا ہے۔ کہ وہ اختلاف جو حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق عوام میں پڑ گیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام باطلہ اور خرق عادت کے ظنون جہلا میں پھیل گئے ہیں دور ہو جائیں وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔ لیکن اس حکایت سے قطع نظر جس کے جزئیات کا انجیل کے بیان سے حیرت انگیز طور پر تطابق ہے۔ جو مستقل سبق اس مکتوب سے اخذ ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ اسیری فرقہ جس کے حضرت عیسےٰ ایک مقتدر رکن تھے۔ علم حقائق الاشیاء میں حیرت انگیز طور پر ماہر اور قانون فطرت سے بڑا باخبر گروہ تھا۔ خدمت عباد اس کے عمل کا جزو اعظم تھا۔ روئے زمین کے ہر قریے میں اس کے کارندے موجود تھے۔ ان کے باضابطہ اجلاس ہوتے تھے۔ کئی برس کی مسلسل سعی و عمل اور علمی مجاہدوں کے بعد ایک شخص کو اس کا رکن اعلےٰ بننا نصیب ہوتا تھا۔ اکثر باعلم لوگ اس خفیہ اخوت کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ خود پیلاطوس اس کی طرف مائل تھا۔ اور حضرت عیسےٰ کو سبت سے ایک دن پہلے صلیب دینا۔ اور ان کی نعش یوسف کے سپرد کر دینا اسی وجہ سے تھا۔ اگرچہ اس فرقے کا بظاہر ادعا یہی تھا (اور یہ مکتوب بھی اس پر زور دیتا ہے۔) کہ حکومت وقت کی سیاسیات میں دخل نہ دے۔ مگر قانون فطرت کے باخبر اور صاحب علم ہونے کی وجہ سے حکومت اس زبردست اخوت سے ہردم خوفزدہ رہتی تھی۔ چنانچہ عیسےٰ علیہ السلام سے خوفزدہ رہنا اسی وجہ سے تھا۔ تصلیب یسوع کے فرمان میں بھی پانیطی پیلاطوس نے حکومت وقت کے ایماء سے جاری کیا۔ حضرت پر غداری مفتری علی اللہ اور کذاب ہونے کے علاوہ باغی حکومت اور قیصری قوانین و آئین کے دشمن کا الزام لگایا گیا تھا۔ اور تصلیب کی اصلی وجہ حتماً یہی تھی۔ محکوم یہودیوں کو خوش کرنا اس قدر ضروری نہ تھا۔ علاوہ ازیں عوام میں مسیح کے دنیاوی بادشاہت قائم کرنے کا انتظار اور چرچا تا بہ شد چیزے کہ مردم نگویند چیزہا کا مصداق ہے جو ہر صاحب نظر پر عیاں ہے۔ اس مکتوب میں درج ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام نے پہاڑ پر سے مصر کی طرف کوچ کرنے اور عوام کی نظروں میں فرشتوں کی معیت میں بادلوں میں غائب ہو جانے سے پہلے حواریوں کے سامنے کہا۔ کہ میرا کام یہ ہے۔ کہ خدا کی بادشاہت زمین پر قائم کروں۔ چنانچہ وہ روحانی بادشاہت کا قیام ہی قیصر روم کو چین سے سونے نہیں دیتا تھا۔ اس پہاڑی پر حضرت نے اپنے حلقے کے حواریوں کو علوم فطرت کا آخری سبق دیا۔ علم صحت امراض۔ علم تشخیص۔ خواص۔ معدنیات و نباتات و ادویہ علم تربیت حیوانات اور علم تریاق و سمیات کے اسرار سکھلائے۔ علم معاشرت کے اصول منکشف کئے۔ کئی دن تک تعلیم دیتا رہا۔ فرقہ اسیری کے لوگوں اور شاگردوں کو کہا کہ تمام دنیا میں پھیل جاؤ۔ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور دنیا کو اخوت میں جکڑ دو۔ ممکن ہے بعض اہل اور رست السنت گروہوں کے لوگ جو اب بھی دنیا میں سب طرف نظر آتے ہیں۔ مثلاً (سنیاسی فرقہ ہندوستان میں) اسی اسیری فرقے کا ایک بقیہ ہوں"

(تذکرہ دیباچہ ص۱۷ حاشیہ)

اس کے بعد علامہ صاحب لکھتے ہیں۔

"اگر یہ مکتوب اصل ہے تو آج اس امر کی روشن شہادت موجود ہے۔ کہ انبیاء کرام قانون فطرت کے بڑے ماہر اور علم حقائق الاشیاء کے بڑے علماء تھے۔ اور یہی بڑا باخبر ہونا یہی نبوت ہے۔ نہیں بلکہ اس میں یہ حیرت انگیز سبق موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ کی موت بھی اسی سنت الٰہیہ کے مطابق واقع ہوئی تھی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے۔ ولن تجد لسنة اللہ تبدیلا" (فاطر پ۲۲)

(از کتاب تذکرہ دیباچہ صفحہ ۱۷، حاشیہ مطبوعہ ۱۹۲۴ء)

خاکسار۔ خواجہ محمد شفیع احمدی سیالکوٹی

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

مالا بار میں تبلیغ

مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۴ اپریل کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ ۸ تا ۱۴ اپریل کالیکٹ پارک میں پانچ لیکچر زدئیے۔ لیکچر روزانہ عصر کے بعد مغرب تک ہوتا رہا۔ اللہ تعالے کے فضل سے مخالفت کے باوجود پانچ سو سے زیادہ روزانہ حاضری ہوتی تھی۔ ۱۴ اپریل کو انگریزی میں ایک خط کولمبو کے ایک دوست کے نام لکھوایا۔ جس میں ایک غیر احمدی معاند کے بعض اعتراضات کے جواب دئیے گئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تصنیف آئینہ صداقت کے ابتدائی صفحات کا ترجمہ احباب کو سنایا گیا۔

جمشید پور میں تبلیغ

مولوی عبد الغفور صاحب جمشید پور ٹاٹا نگر سے لکھتے ہیں کہ روزانہ لوگوں کو درس قرآن شریف دیتا ہوں۔ درس سے واپس آکر خط وکتابت کا کام کرتا ہوں۔ ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۸ تا ۱۵ اپریل غیر مبائعین سے خط وکتابت میں وقت خرچ ہوتا رہا۔ دو دفعہ ان سے مناظرہ کی شرائط کے لئے گفتگو ہوئی۔ شرائط ہو چکنے اور فریقین کے پریذیڈنٹوں کے دستخط ہو چکنے کے بعد انہوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب سے ان کے مبلغ سید اختر صاحب نے مناظرہ سے انکار کر دیا ہے۔ یہ لوگ نظروں سے بالکل گر گئے ہیں۔ اس ہفتہ میں یہاں مجلس خدام الاحمدیہ بھی قائم کی گئی۔ جو چستی سے کام کر رہی ہے مسے نبی میں جو کہ تانبے کی کانوں میں کام کرنے والوں کی نو آبادی ہے۔ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ یہ مسجد کان کن کمپنی اپنے خرچ سے بنوا کر دے رہی ہے۔ اس کی بنیاد رکھنے کے لئے میں چند روز کے لئے انشاء اللہ وہاں جاؤں گا۔

ہوشیار پور و جالندھر میں تبلیغ

چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر لکھتے ہیں۔ کہ ہوشیار پور میں ایک کوٹھی پر جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں سب جج ڈپٹی و وکلاء پروفیسر اور معززین شہر شامل ہوئے صدر جلسہ ہوشیار پور کے ایک معزز رئیس تھے۔ اس جلسہ میں مولینا غلام رسول صاحب راجیکی نے صداقت اسلام پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ صدر جلسہ نے فرمایا۔ کہ مولینا علم کے سمندر ہیں۔ اور موتی اُگل رہے ہیں۔ اگر کسی نے کچھ دریافت کرنا ہو۔ تو کر سکتا ہے۔ اس پر ست دیو صاحب آریہ پریمی نے اٹھ کر کہا۔ کہ جو تعریف اسلام کی مولانا نے کی ہے۔ اس کے مطابق تو ہمارا مذہب بھی اسلام ہے۔ اگر عبد اللہ مسلمان ہے تو ست دیو کیوں مسلمان نہیں۔ ایک مسلمان پروفیسر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ مولینا نے دو آیتوں سے غلط استدلال کیا ہے۔ جب پروفیسر صاحب آیت پڑھنے لگے تو غلط پڑھی۔ اس پر مولینا نے غلطی بتائی اور فرمایا۔ کہ جو استدلال میں نے کیا ہے۔ امام صاحب رازی نے بھی یہی کیا ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ رات کے وقت محترم شیخ فاروق احمد صاحب سب جج نے دعوت طعام پر معززین کو بلایا۔ گیارہ بجے تک سلسلہ کلام جاری رہا سامعین اچھا اثر لے کر گئے۔

(مرتبہ صیغہ نشر واشاعت نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان)

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسٹر بوس کا استعفےٰ اور بابو راجندر پرشاد کا انتخاب

۲۹ اپریل کا ملتوی شدہ اجلاس ۳۰ کو پھر مسز نیڈو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر بوس نے اعلان کیا کہ میں نے اس معاملہ پر اچھی طرح غور کیا ہے۔ اور استعفےٰ واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں گاندھی جی کے لئے اپنے دل میں انتہائی احترام کے جذبات رکھنے کے باوجود جہاں اصول کا سوال ہو ان سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ میری رائے یہی ہے کہ ورکنگ کمیٹی میں تمام پولیٹیکل پارٹیوں کے نمائندے لئے جانے چاہئیں لیکن گاندھی جی کو اس سے اختلاف ہے۔ اور اس قسم کی کمیٹی بنائے جانے کی صورت میں میرے ساتھ تعاون کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لہذا میرے لئے سوائے مستعفی ہونے کے کوئی چارہ نہیں۔ مسز سروجنی نیڈو نے پھر اپیل کی۔ کہ وہ استعفےٰ واپس لے لیں۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے کہا۔ کہ اس صورت میں مجھے اپنا ریزولیوشن واپس لینے کی اجازت دی جائے چنانچہ انہیں اجازت دے دی گئی۔ اس کے بعد نئے صدر کے انتخاب کا سوال پیش ہوا۔ اور بابو راجندر پرشاد صاحب کا نام پیش ہو کر پاس ہو گیا۔ جونہی ان کے صدر منتخب ہونے کا اعلان ہوا۔ گیلریوں سے لوگوں نے شیم شیم کے نعرے لگانے شروع کر دئیے۔ بعض ممبران نے بھی کہا۔ کہ ہمیں ان کی صدارت منظور نہیں۔ بے شک ہمیں اجلاس سے نکال دیا جائے۔ لیکن ہم یہاں کام امن سے نہیں ہونے دیں گے مسٹر بوس نے کھڑے ہو کر اپیل کی کہ ملک کے نازک حالات کے پیش نظر ہمیں کوئی کشمکش پیدا نہیں کرنی چاہئیے۔ لیکن اس کے باوجود امن قائم نہ ہوا۔ اور بیہودہ نعرے لگتے رہے اور آخر اجلاس کل دوپہر ملتوی کر دیا گیا۔

نئے منتخب شدہ صدر صاحب اجلاس سے باہر نکلے تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔ اور انہیں دھکے دکھونے لگے سنگباری بھی ہوئی۔ ایک پتھر مسٹر ڈیسائی کے لگا۔ لوگوں نے نئے صدر کی موٹر کو روک لیا۔ ایک اور لیڈر کو عملاً زدوکوب کیا گیا۔ والنٹیروں نے صدر کو اپنے گھیرے میں لے کر بڑی مشکل سے ان کی قیام گاہ تک پہنچایا۔ پنڈت پنت کے خلاف بھی مظاہرے کئے گئے۔ غرضیکہ اس تبدیلی صدارت پر سخت ہنگامہ بپا ہوا جسے کانگرس میں پیدا ہونے والے ایک زبردست جھگڑے کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئیے۔

نئے صدر بابو راجندر پرشاد صوبہ بہار کے رہنے والے ہیں۔ اور اس سے قبل دو بار صدر رہ چکے ہیں۔ آپ نے انتخاب کے بعد جو تقریر کی اس میں کہا۔ کہ آپ لوگوں کے تعاون کے بغیر میرے لئے صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی سخت مشکل ہے۔ اور اگر آپ لوگوں نے میری امداد نہ کی۔ تو میں کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔

بابو راجندر پرشاد ایک دو روز کے بعد ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کا اعلان کر دیں گے۔ انہوں نے مسٹر بوس کو اس میں شرکت کی دعوت دی۔ مگر مسٹر بوس نے نامنظور کر دی۔ پنڈت نہرو کے متعلق بھی شبہ ہے کہ وہ شامل نہیں ہوں گے۔ سوائے دو تین نئے ممبروں کے باقی سب کے سب پرانے ممبر ہوں گے۔ لیفٹ ونگ سے تعلق رکھنے والوں نے جو مخالفانہ مظاہرے کئے ان کے متعلق مسٹر بوس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں بنگالیوں کو اپنے مہمانوں کا احترام کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور گذشتہ واقعات پر اظہار افسوس کیا ہے۔

پنڈت پنت وزیر اعظم یو۔ پی کا استعفےٰ

پہلے بھی یہ خبر شائع ہو چکی ہے اور اب پھر نیشنل کال کے نامہ نگار کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔ پی کے وزیر اعظم پنڈت پنت نے کانگرس کے صدر سے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جانے کی اجازت طلب کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یو۔ پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ایک جلسہ میں آپ کی پالیسی کی سخت مذمت کی گئی تھی۔ اور یہانتک کہا گیا۔ کہ امن قائم

بقیہ ۴۳

رکھنے کے آپ نا اہل ثابت ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی وزارت کی وجہ سے صوبہ میں فرقہ وارکشیدگی بڑھ گئی ہے۔ اس سے پنڈت پنت نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ آپ کے ساتھیوں کو آپ پر اعتماد نہیں۔ اس لئے آپ مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ اس استعفےٰ کی خبر سے کانگرسی حلقوں میں ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی اس معاملہ میں مداخلت کر کے یہ استعفےٰ واپس کرا دیں گے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ و جرمنی کا معاہدہ

۲۸ اپریل کو ہٹلر نے جو معرکۃ الآراء تقریر کی۔ اس میں برطانیہ کے ساتھ جرمنی کے بحری معاہدہ کی تنسیخ کا بھی اعلان کیا تھا چنانچہ اس تاریخ کو جرمن سفیر متعینہ لنڈن نے معاہدہ کی تنسیخ کا نوٹ حکومت برطانیہ کے حوالہ کر دیا۔ یہ معاہدہ ۱۹۳۵ء میں ہوا۔ اور قرار پایا تھا کہ برطانیہ اور جرمنی کی بحری طاقت کی نسبت علی الترتیب ۱۰۰ اور ۳۵ کی ہوگی۔ اس کے علاوہ ۱۹۳۷ء میں بھی ایک معاہدہ ہوا جس کے رو سے یہ قرار پایا تھا۔ کہ دونو حکومتیں اسلحہ سازی کے تمام پروگرام کی تفاصیل سے ایک دوسری کو مطلع کرتی رہیں گی۔ اسی طرح اسلحہ کی نوعیت کی اطلاع بھی ضروری تھی۔ اب جو نوٹ حکومت برطانیہ کو بھیجا گیا ہے اس میں حکومت جرمنی نے اسے مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ اس قسم کی کوئی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکے گی۔ اس معاہدہ کی ایک شق یہ تھی۔ کہ اگر دوسری طاقتوں نے اپنی بحری طاقت میں غیر معمولی اضافہ کر کے توازن کو بگاڑنے کی کوشش کی۔ تو جرمنی بھی برطانیہ سے مشورہ کر کے اس معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کا حقدار ہوگا۔ لیکن جرمنی کو اس کی تنسیخ کے اعلان میں حق بجانب نہیں سمجھا جاتا۔ اور برطانوی مدبرین کی رائے ہے کہ اگر وہ اسے منسوخ ہی کرنا چاہتا تھا تو کم سے کم اسے برطانیہ سے اس کا ذکر تو کر دینا چاہئیے تھا۔ شاید کوئی صورت ایسی نکل آتی۔ کہ یہ انتہائی قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ مسائل بحریہ کے برطانوی مبصرین کی رائے ہے۔ کہ اس معاہدہ کی تنسیخ سے برطانیہ کو کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی بحری طاقت اتنی زیادہ ہے کہ جرمنی اپنی موجودہ طاقت میں اضافہ کی خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں اسے ضرور نقصان پہنچیگا کیونکہ بحری قوت کی تعمیر اس کی اقتصادیات پر خطرناک طور پر اثر انداز ہوگی۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ آبدوز کشتیوں میں اضافہ تک ہی اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھ سکتا ہے۔

برطانوی کیبنٹ میں متوقع تبدیلیاں

لنڈن سے ۳۰ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برطانوی کیبنٹ میں عنقریب کچھ تبدیلی ہونے والی ہے مسٹر چرچل کو شامل کر لیا جائیگا۔ اور وہ مسٹر ایڈن کو شامل کرنے پر بھی زور دیں گے۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ کسی جونیئر وزیر کو مستعفی ہو کر مسٹر ایڈن کے لئے جگہ خالی کرنی پڑے۔ اور اس صورت میں سر سیموئیل ہور خود بخود مستعفی ہو جائیں گے۔ اس قسم کی تبدیلیوں کا اعلان ایک دو روز تک ہو جائیگا۔ صرف ہٹلر کی تقریر کا انتظار تھا۔ برطانوی مدبرین کا خیال تھا۔ کہ ان دونوں کا تقرر ہٹلر کو مشتعل نہ کر دے۔

ہٹلر کی تقریر کے متعلق اظہار خیال

برطانوی حلقوں کی رائے ہے کہ اس تقریر سے صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس خبر کی بھی تردید ہوگئی ہے۔ کہ برطانوی سفیر مقیم برلن کو اس تقریر کے سلسلہ میں ہٹلر سے ملاقات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ برطانیہ کے ساتھ پولینڈ کے معاہدہ پر ہٹلر کے اعتراض کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کا جرمنی کے ساتھ اس کے پہلے معاہدہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ متحدہ محاذ کے قیام نے ہٹلر کو خائف کر دیا ہے۔

ماسکو میں اس تقریر پر کوئی اظہار تعجب نہیں کیا جاتا۔ ہاں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جرمنی نے برطانیہ اور پولینڈ کے ساتھ پرانے معاہدات کو جس طرح منسوخ کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جرمنی کے نزدیک معاہدات کی حیثیت کیا ہے۔ رومانیہ میں یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ کے ساتھ جرمن معاہدہ کی تنسیخ سے رومانیہ اور پولینڈ کا معاہدہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ اور ریاست ہائے بلقان عنقریب ایک کانفرنس منعقد کریں گی۔ فرانس کے مدبرین کا خیال ہے۔ کہ سوائے پولینڈ کو دھمکی دینے کے اس تقریر میں کوئی نئی بات نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ سے ہٹلر خود بھی ہچکچاتا ہے۔ اور جنگ و امن کی درمیانی تشویش کے عرصہ کو عمداً طول دے رہا ہے۔

امریکن پریذیڈنٹ نے کہا۔ کہ جہاں تک یورپ میں امن کے قیام کا سوال ہے۔ ہٹلر کی تقریر نے صرف ایک انچ دروازہ کھولا ہے۔ اس کے سوا آپ نے اس تقریر پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ مسائل خارجہ کی کمیٹی کے صدر مسٹر بلوم نے کہا۔ کہ ہٹلر نے ایک ہی سانس میں دنیا میں امن کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اور دوسرے سانس میں ایسی بات کہی ہے۔ جو پولینڈ کے نام جنگ کے الٹی میٹم کے مترادف ہے۔ امریکن مدبرین کا خیال ہے۔ کہ یہ تقریر متضاد خیالات کا مجموعہ ہے۔ اور اس کے بعض حصے نہایت مضحکہ خیز ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر عملاً جنگ میں شرکت سے گریز کرتا ہے۔ صرف رعب اور دباؤ سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کینیڈا کے پریس کی رائے ہے۔ کہ اس تقریر سے انسان جو معنے چاہے اخذ کر سکتا ہے۔ ہنگری کے اخبارات اس پر اظہار اطمینان کر رہے ہیں۔ پولینڈ سے سرکاری طور پر تو اس کے متعلق ابھی تک کسی رائے کا اظہار نہیں کیا گیا۔ لیکن مدبرین کا خیال ہے۔ کہ پولینڈ کی حکمت عملی معاہدوں پر قائم نہیں۔ ڈینزگ کو اس وقت جو آئینی حیثیت حاصل ہے۔ وہ برابر قائم رہے گی۔ پولینڈ اپنے کسی علاقہ میں کوئی قطع و برید گوارا نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی حصہ پر کسی دوسری قوم کا تسلط گوارا کر سکتا ہے۔ یوگوسلاویہ میں اس امر پر طمانیت ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ ہٹلر نے اسے ایک دوست ملک قرار دیا ہے۔ لیتھونیا میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تقریر نے صورت حالات میں کوئی اصلاح نہیں کی۔ جرمنی اور پولینڈ کے مابین کشمکش یورپ کی تمام فضاء کو مکدر کر دے گی۔

سپین سے اطالوی افواج کی واپسی کا سوال

لنڈن سے ۲۹ اپریل کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسولینی نے وزیر اعظم برطانیہ کو ایک پرائیویٹ پیغام بھجوایا ہے۔ کہ اگر حکومت برطانیہ چاہتی ہے۔ کہ ہسپانیہ سے اطالوی افواج واپس آجائیں۔ تو اسے چاہئیے کہ جبل الطارق سے اپنی تمام افواج کو واپس بلا کر اسے آزاد کر دے۔ تا ثابت ہو سکے۔ کہ برطانیہ ہسپانیہ کی آزادی کا تہ دل سے خواہاں ہے۔ جبل الطارق میں برطانوی افواج کے وجود کو مسولینی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ یہ مطالبہ بھی کرے گا۔ کہ البانیہ پر اس کے قبضہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ میڈرڈ میں فرینکو کی فتح کے جشن کی تقریب پر یہ مطالبہ کیا جائیگا۔

روم سے ۳۰ اپریل کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جرمن کمانڈر انچیف بعض اور فوجی افسروں کی معیت میں یہاں پہنچ چکے ہیں۔ آج انہوں نے شاہ اٹلی کے ساتھ کھانا کھایا یہ لوگ دس روز یہاں رہیں گے۔ اور لیبیا بھی جائیں گے۔ ان کی یہاں آمد کی غرض یہ ہے۔ کہ اطالوی افسروں کے ساتھ مل کر آئندہ جنگ کے نقشے تیار کریں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جنگ میں جرمنی کی طرف سے لیبیا کو خاص اہمیت دی جائے گی۔

جس طرح سپین میں اطالوی افواج کی موجودگی حکومت ہائے برطانیہ اور فرانس کے لئے بے حد تشویش کا موجب ہے۔ اسی طرح جبرالٹر میں اتحادی قوتوں کا اجتماع مسولینی کے لئے باعث خلجان ہے۔ اور اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وہ اس دباؤ کے ماتحت جبرالٹر کے فوجی انتظامات میں کمی کرانے کی کوشش کریگا۔ جبرالٹر پر برطانوی قبضہ مسولینی کے نقطہ خیال سے ہسپانوی معاملات میں مداخلت سے مترادف ہے جسے وہ بہرحال دور کرانے کی کوشش کریگا۔ بہرحال دیگر الجھنوں کے علاوہ سپین میں اطالوی افواج کا معاملہ بھی

وصیت نمبر ۵۳۵۲

منکہ محمد شریف ولد فقیر محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن فاضلکا ضلع فیروز پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۹-۳-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت اپنی ملکیت جائیداد غیر منقولہ ایک قطعہ زمین قیمتی ۶۰۰/- روپیہ قادیان دار الفضل شرقی میں ہے۔ اور ایک مکان قیمتی ۳۰۰۰/- روپے محلہ مسجد مبارک میں ہے۔ اور ۷ کنال تین مرلے زمین زرعی جلدی فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں ہے میں جائداد مذکور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا۔ کہ اس قدر جائیداد حاصل کرے۔ لیکن اگر میں اس میں سے کوئی حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ اس سے منہا کیا جائے گا۔ میرے پاس جائیداد منقولہ کوئی نہیں۔ میں پولیس میں ملازم ہوں۔ اس وقت میری تنخواہ ۳۲/۱۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی ایسی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو جس کی رقم وصیت یا اس کا کوئی حصہ میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس رقم وصیت یا اس کے باقی حصہ کی حقدار ہو گی۔ العبد محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد: پیر صلاح الدین پلیڈر فاضلکا۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ قریشی بقلم خود سکرٹری جماعت احمدیہ فاضلکا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۳۰ اپریل ۔ لیفٹ ونگ کانگریسوں کے مختلف گروپوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس ہوا ۔ اسی طرح جو سوشلسٹ یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ ان کی بھی میٹنگ ہوئی جس میں موجودہ نازک سیاسی صورت حالات پر غور ہوا ۔

لنڈن ۲۹ اپریل ۔ جبری بھرتی بل کے متعلق آرمی کونسل کا آج اجلاس منعقد ہوئی ۔ جس میں مسلسل سات گھنٹے اس مسئلہ پر غور ہوتا رہا ۔ سوموار کو اس بل کا مسودہ تیار کر دیا جائے گا ۔

لنڈن ۲۹ اپریل ۔ یکم مئی کو برطانوی کیبنٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوگا ۔ جس میں ہٹلر کی تقریر کی روشنی میں بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا جائے گا ۔

روم ۲۹ اپریل ۔ آج اطالوی کیبنٹ میں مسولینی نے ایک رپورٹ سنائی کہ گذشتہ ماہ دسمبر میں جو دس بلین لیرا کی رقم خاص فوجی اخراجات کے لئے منظور کی گئی تھی ۔ اس کا بیشتر حصہ کس طرح خرچ کیا گیا ۔

لنڈن ۲۹ اپریل ۔ گورنمنٹ سپین نے لنستھن کے مقام پر فرانس اور سپین کی سرحد بند کر دی ہے اور اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی ۔

بلفاسٹ ۲۹ اپریل ۔ سرکاری اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ لارڈ کریگیون گورنر جنرل شمالی آئرلینڈ نے مسٹر چیمبرلین سے درخواست کی ہے ۔ کہ جبری بھرتی کی سکیم کا شمالی آئرلینڈ پر بھی اطلاق کیا جائے

لنڈن ۳۰ اپریل ۔ روم کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ ہٹلر کی تقریر سے اطالویوں میں ناامیدی کا اظہار کیا جا رہا ہے پولینڈ اور برطانیہ کے ساتھ معاہدوں کو توڑنے سے جنگ کو بہت نزدیک خیال کیا جاتا ہے

حیدرآباد ۲۹ اپریل ۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے نکالے ہوئے ہندو طلباء اور ریاست میں سمجھوتہ کی بات چیت ہو رہی ہے ۔ امید ہے سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ اور ہندو طالب علموں کو بندے ماترم کا گیت گانے کی اجازت مل جائے گی ۔

پشاور ۳۰ اپریل ۔ ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے یکم مئی کو سرحد کے مختلف مقامات پر احتیاطی تدابیر کی مشق کی جائے گی ۔ ۹ بجے سے ۹ ½ بجے تک تمام بتیاں بجھا دی جائیں گی اور رائل ایئر فورس کے ہوائی جہاز پرواز کریں گے ۔

ہنگو ۲۹ اپریل ۔ ۲۷ اپریل کو شنا گڑھی تیرہ میں پندرہ قبائلیوں نے ایک زمیندار کے گھر ڈاکہ ڈالا ۔ تمام راستے اور کوچے بند کر دئیے اور چاروں طرف فائر کرنے لگے ۔ زمیندار کا بیٹا گولیوں سے ہلاک ہو گیا متعدد مویشی بھی فائرنگ کا شکار ہوئے ۔ اس ڈاکہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ اس زمیندار نے کچھ عرصہ قبل ایک قومی جرگہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا ۔ کہ جو لوگ عورتیں بیچ کر روپیہ کماتے ہیں وہ کافر ہیں اور جہنم میں جائیں گے ۔

لاہور ۳۰ اپریل ۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نے فرائمری پرائمری سکولوں میں اردو کتابوں کا ایک نیا کورس بنایا ہے جس میں عربی اور اردو الفاظ کے ساتھ ہندی کے الفاظ بھی لکھے گئے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے حالات کے ساتھ حضرت رام چندر جی کی زندگی کے واقعات بھی درج کئے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ہندوؤں کی طرف سے اس کے خلاف بھی ایجی ٹیشن شروع کر دی گئی ہے ۔

احمد آباد ۲۹ اپریل ۔ جعفر آباد جیل کے سنتریوں اور قیدیوں میں لڑائی ہوئی ۔ دو مسلح سنتری ہلاک ہو گئے ۔ قیدی پولیس کی بندوقیں اور کارتوس لے کر فرار ہو گئے ۔ جنہیں مزید مسلح پولیس کی امداد سے گرفتار کر لیا گیا ۔

شملہ ۲۹ اپریل ۔ جب جنگ شروع ہوگی ۔ تو انڈین آرمی کے جو افسران رخصت پر یورپ میں ہوں گی ۔ ان کو فوراً اپنی اپنی یونٹ میں شامل ہونا پڑے گا ۔ باقیوں کو تحریری طور پر اپنے متعلق انڈیا آفس میں اطلاع دینی ہوگی اور وہاں سے جاری شدہ ہدایات کا انتظار کرنا پڑے گا ۔

راجکوٹ ۲۹ اپریل ۔ پریذیڈنٹ راجکوٹ پرجا پریشد دربار ویرا والا سے گفت و شنید شروع کرنے والے ہیں ۔ کہ اصلاحات کس قدر اور کب تک جاری ہونگی ۔ گاندھی جی نے اپنے تازہ بیان میں اصلاحات کے متعلق بات چیت کرنے کا کام پرجا پریشد کے کارکنوں پر چھوڑ دیا تھا ۔

قاہرہ ۳۰ اپریل ۔ مسئلہ فلسطین پر غور کرنے کے لئے عرب نمائندوں نے ایک کانفرنس کی اور حکومت برطانیہ کے پاس بھیجنے کے لئے ایک میمورنڈم تیار کیا ۔ اس میمورنڈم میں فلسطین کے بارے میں برطانوی تجویزوں کے مقابلے میں جوابی تجویزیں پیش کی گئی ہیں ۔

وارسا ۲۹ اپریل ۔ باخبر حلقوں میں اس امر کی تردید کی جا رہی ہے کہ ہٹلر نے ۲۵ سال تک جارحانہ حملے نہ کرنے اور جرمنی پولینڈ اور ہنگری کی طرف سے سلواکیہ کی آزادی کو برقرار رکھنے کی مشترکہ گارنٹی کی تجویز پیش کی تھی ۔

امرتسر ۳۰ اپریل ۔ مذہبی سکھوں سے خالصہ برادری مقامت کے سلسلہ میں جو بات چیت کر رہی تھی ۔ اب اس نے اعلان کر دیا ہے کہ مذہبی سکھوں کے مطالبات ناقابل قبول ہیں ۔ لہذا گفت و شنید ختم ہو گئی ہے ۔
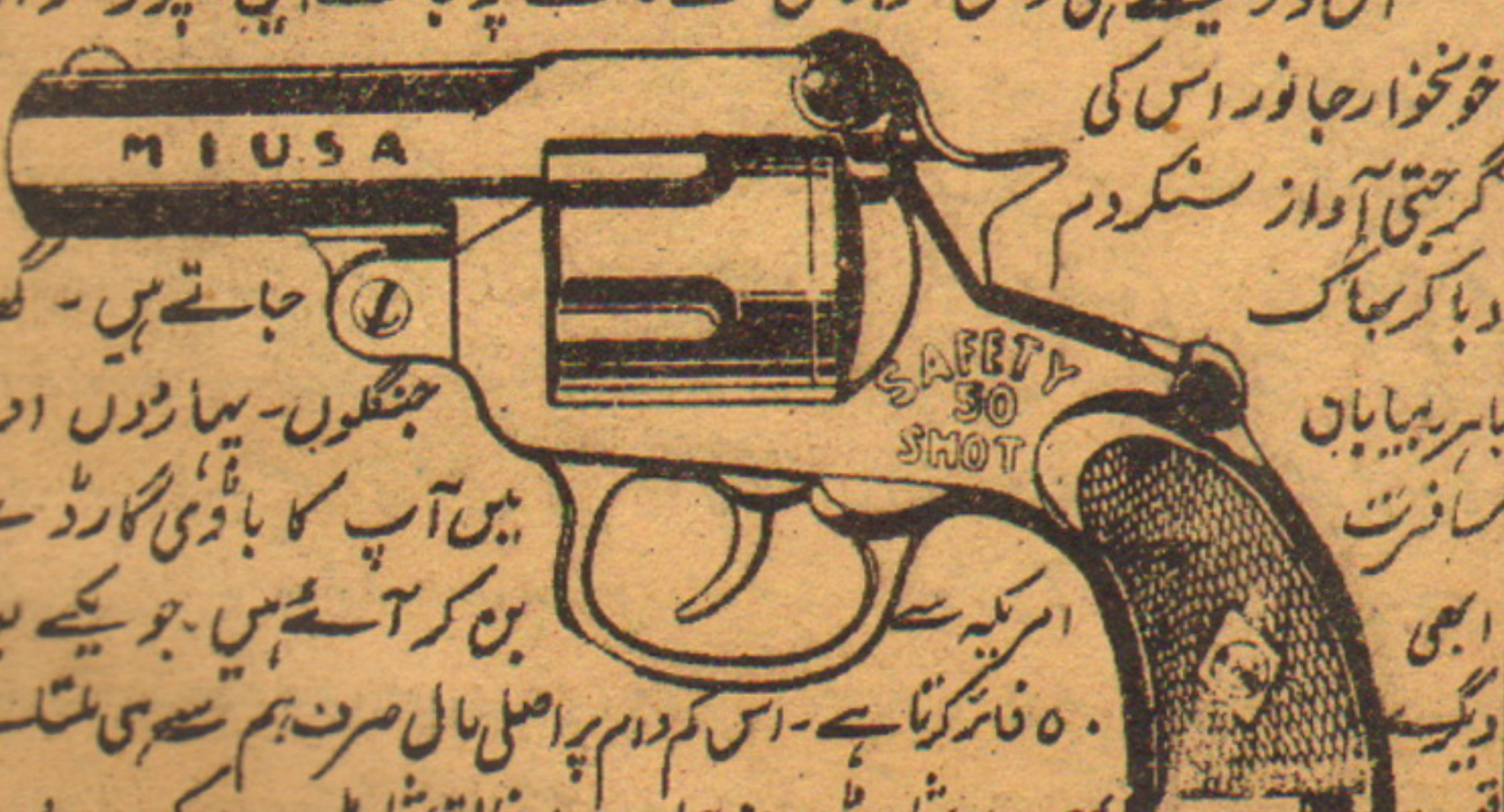
لکھنؤ ۲۸ اپریل ۔ حکومت یوپی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کونسل ہاؤس پر سنیوں کے دھاوے کے وقت جو پولیس کے سپاہی اور افسر متعین تھے اور جن کے خلاف فرائض کی عدم ادائیگی کا الزام عائد کیا گیا ہے ۔ انہیں سزائیں دے دی گئی ہیں ۔ چنانچہ سب انسپکٹر انچارج ایک سارجنٹ اور دو کانسٹیبلوں کو معطل کر دیا گیا ہے ۔ اور دوسروں کو لائنوں میں بھیج دیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں محکمانہ کارروائی کی جائے گی ۔ نیز اعلان میں بتایا گیا کہ اس قسم کے ناپسندیدہ واقعات کی روک تھام کے لئے بعض شدید اقدام اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

شملہ ۲۹ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس پہنچ گئی ہے ۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی